Lesson 15: Ale Imraan (Ayaat 186 - 200): Day 167

سُوْرَةُ آلِ عِمْرَان کی تفسیر

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

لَتُبْلَوُنَّ	فِيْٓ	اَمْوَالِكُمْ	وَ	اَنْفُسِكُمْ	وَلَتَسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا
البتہ آزمائے جاؤگے	بیچ	اپنے مالوں کے	اور	اپنی جانوں کے	اور البتہ سنوگے	سے	ان لوگوں	کہ دیئے گئے ہیں

(اے اہلِ ایمان) تمہارے مال وجان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہلِ کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ

الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	وَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْٓا	اَذًى	كَثِيْرًا	وَ	اِنْ
کتاب	سے	پہلے تم	اور	سے جو	ان لوگوں	شریک کرتے ہیں	ایذا	بہت	اور	اگر

سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ تو اگر

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ

تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِكَ	مِنْ	عَزْمِ	الْاُمُوْرِ	وَ	اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ
صبر کرو تم	اور	پرہیزگاری کرو تم	پس بیشک	یہ	سے ہے	ہمت کے	کاموں میں	اور	جب	لیا	اللہ نے

صبر اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ﴿١٨٦﴾ اور جب اللہ نے

مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ

مِيْثَاقَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَتُبَيِّنُنَّهٗ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا	تَكْتُمُوْنَهٗ
عہد	ان لوگوں کا کہ	دیئے گئے ہیں	کتاب	البتہ بیان کروگے تم اسکو	واسطے لوگوں کے	اور	نہ	چھپاؤ گے اس کو

ان لوگوں سے جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ (اس میں جو کچھ لکھا ہے) اسے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا

فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا

فَنَبَذُوْهُ	وَرَاۗءَ	ظُهُوْرِهِمْ	وَ	اشْتَرَوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَبِئْسَ	مَا
پس پھینک دیا اسکو	پیچھے	اپنی پیٹھوں کے	اور	مول لیا	بدلے اس کے	مول	تھوڑا	پس برا ہے	جو

تو انہوں نے اس کو پسِ پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کی۔ یہ جو کچھ

يَشْتَرُوْنَ ﴿١٨٧﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ

يَشْتَرُوْنَ	لَا	تَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	يَفْرَحُوْنَ	بِمَآ	اَتَوْا	وَ	يُحِبُّوْنَ
مول لیتے ہیں	مت	گمان کر	ان لوگوں کو جو	خوش ہوتے ہیں	ساتھ اس چیز کے کہ	کرتے ہیں	اور	چاہتے ہیں

حاصل کرتے ہیں برا ہے ﴿١٨٧﴾ جو لوگ اپنے (ناپسند) کاموں سے خوش ہوتے ہیں

اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ

اَنْ	یُّحْمَدُوْا	بِمَا	لَمْ	یَفْعَلُوْا	فَلَا	تَحْسَبَنَّهُمْ	بِمَفَازَةٍ	مِّنَ
یہ کہ	تعریف کیے جائیں	ساتھ اس چیز کے کہ	نہیں	کی	پس ہرگز مت	گمان کر ان کو	بیچ خلاص کے	سے

اور (پسندیدہ کام) جو کرتے نہیں ان کے لیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کی نسبت خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب

الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

الْعَذَابِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ	وَ	لِلّٰهِ	مُلْكُ	السَّمٰوٰتِ
عذاب	اور	واسطے ان کے	عذاب ہے	درد دینے والا	اور	واسطے اللہ کے ہے	ملک	آسمانوں کا

سے رُستگار ہو جائیں گے۔ اور انہیں درد دینے والا عذاب ہوگا ﴿۱۸۸﴾ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ

وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰی	كُلِّ	شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	اِنَّ	فِیْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ
اور	زمین کا	اور	اللہ	اوپر	ہر	چیز کے	قادر ہے	بے شک	بیچ	پیدائش	آسمانوں کے

ہی کو ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۸۹﴾ بیشک آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾

وَ	الْاَرْضِ	وَاخْتِلَافِ	الَّیْلِ	وَ	النَّهَارِ	لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
اور	زمین کے	اور آنے جانے	رات کے	اور	دن کے	البتہ نشانیاں ہیں	واسطے عقل والوں کے

اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾

الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ

الَّذِیْنَ	یَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیٰمًا	وَّقُعُوْدًا	وَّ	عَلٰی	جُنُوْبِهِمْ	وَیَتَفَكَّرُوْنَ
وہ لوگ جو	یاد کرتے ہیں	اللہ کو	کھڑے	اور بیٹھے	اور	اوپر	اپنی کروٹوں کے	اور فکر کرتے ہیں

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ

فِیْ	خَلْقِ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا	خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا
بیچ	پیدائش	آسمانوں کے	اور زمین کے	اے پروردگار ہمارے	نہیں	پیدا کیا تو نے	یہ	بے فائدہ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔

سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

سُبْحٰنَكَ	فَقِنَا	عَذَابَ	النَّارِ	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ	النَّارَ
پاکی ہے تجھ کو	پس بچالے ہم کو	عذاب	آگ سے	اے رب ہمارے	بے شک تو	جس کو	داخل کرے	آگ میں

تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو ﴿١٩١﴾ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا

فَقَدْ	اَخْزَيْتَهٗ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ	رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا
پس تحقیق	رسوا کیا تو نے اس کو	اور	نہیں	واسطے ظالموں کے	کوئی	مددگار	اے رب ہمارے	بے شک	سنا ہم نے

اسے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ﴿١٩٢﴾ اے پروردگار ہم نے

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

مُنَادِيًا	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ	اَنْ	اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ لَنَا
پکارنے والا	پکارتا ہے	طرف ایمان کے	یہ کہ	ایمان لاؤ	ساتھ اپنے رب کے	پس ایمان لائے ہم	اے رب ہمارے	پس بخش ہم کو

ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار ہمارے گناہ

ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا

ذُنُوْبَنَا	وَ	كَفِّرْ عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَ	تَوَفَّنَا	مَعَ	الْاَبْرَارِ	رَبَّنَا	وَاٰتِنَا	مَا
گناہ ہمارے	اور	دور کر ہم سے	برائیاں ہماری	اور	مار ہم کو	ساتھ	نیک بختوں کے	اے رب ہمارے	اور دے ہم کو	جو کچھ

معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا ﴿١٩٣﴾ اے پروردگار تو نے جن

وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

وَعَدْتَّنَا	عَلٰى	رُسُلِكَ	وَ	لَا	تُخْزِنَا	يَوْمَ	الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ	لَا	تُخْلِفُ
وعدہ کیا تو نے ہم سے	اوپر	پیغمبروں اپنے کے	اور	مت	رسوا کر ہم کو	دن	قیامت کے	بے شک تو	نہیں	خلاف کرتا

جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کیے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلاف

الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ

الْمِيْعَادَ	فَاسْتَجَابَ	لَهُمْ	رَبُّهُمْ	اَنِّيْ	لَآ	اُضِيْعُ	عَمَلَ	عَامِلٍ
وعدہ کو	پس قبول کیا	واسطے ان کے	ان کے رب نے	یہ کہ	نہیں	ضائع کروں گا میں	عمل	کسی عمل کرنے والے کا

وعدہ نہیں کرتا ﴿١٩٤﴾ تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا قبول کر لی۔ (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل

مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ

مِّنْكُمْ	مِّنْ	ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	بَعْضُكُمْ	مِّنْ	بَعْضٍ	فَالَّذِيْنَ
تم میں سے	سے	مرد	یا	عورت سے	بعض تمہارے	سے	بعض	پس جن لوگوں نے

کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔

هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا

هَاجَرُوْا	وَاُخْرِجُوْا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَاُوْذُوْا	فِيْ	سَبِيْلِيْ	وَ	قٰتَلُوْا
وطن چھوڑا	اور نکالے گئے	سے	گھروں اپنے	اور ایذا دیئے گئے	بیچ	راہ میری کے	اور	لڑے

تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے

وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

وَقُتِلُوْا	لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	لَاُدْخِلَنَّهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ
اور مارے گئے	البتہ دور کروں گا	ان سے	برائیاں ان کی	اور	البتہ داخل کروں گا ان کو	جنتوں میں	چلتی ہیں

اور لڑے اور قتل کیے گئے میں اُن کے گناہ دور کر دوں گا اور اُن کو بہشتوں میں داخل کروں گا

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ
ان کے نیچے سے	نہریں	ثواب	سے	نزدیک	اللہ کے	اور	اللہ	نزدیک اسکے ہے	اچھا

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں

الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ

الثَّوَابِ	لَا	يَغُرَّنَّكَ	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ	مَتَاعٌ
ثواب	نہ	فریب میں ڈالے تجھ کو	پھرنا	ان لوگوں کا کہ	کافر ہوئے	بیچ	شہروں کے	یہ فائدہ ہے

اچھا بدلہ ہے ﴿۱۹۵﴾ (اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکا نہ دے ﴿۱۹۶﴾ (یہ دنیا کا)

قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ

قَلِيْلٌ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ	لٰكِنِ	الَّذِيْنَ
تھوڑا	پھر	ان کے رہنے کی جگہ	دوزخ ہے	اور	برا ہے	بچھونا	لیکن	وہ لوگ کہ

تھوڑا سا فائدہ ہے۔ پھر (آخرت میں) تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بری جگہ ہے ﴿۱۹۷﴾ لیکن جو لوگ

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
ڈرتے ہیں	اپنے رب سے	واسطے انکے	جنتیں ہیں	چلتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور) ان میں ہمیشہ رہیں گے (یہ) اللہ

فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ (۱۹۸) وَاِنَّ

فِيْهَا	نُزُلًا	مِّنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	وَمَا	عِنْدَ	اللّٰهِ	خَيْرٌ	لِّلْاَبْرَارِ	وَاِنَّ
بیچ اس کے	مہمانی	سے	نزدیک	اللہ کے	اور جو کچھ	نزدیک	اللہ کے ہے	بہتر ہے	واسطے نیکی کرنیوالوں کے	اور بیشک

کے ہاں سے (ان کی) مہمانی ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے (۱۹۸) اور بعض

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ

مِنْ	اَهْلِ	الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ	وَمَآ
بعض	اہل	کتاب سے	وہ شخص ہے جو	ایمان لاتا ہے	ساتھ اللہ کے	اور ساتھ اس چیز کے کہ	اتاری گئی ہے	طرف تمہارے	اور جو چیز

اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر

اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	خٰشِعِيْنَ	لِلّٰهِ	لَا	يَشْتَرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	ثَمَنًا
اتاری گئی	طرف ان کے	عاجزی کرنے والے	طرف اللہ کے	نہیں	مول لیتے ہیں	بدلے نشانیوں	اللہ کے	مول

نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت

قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

قَلِيْلًا	اُولٰۗىِٕكَ	لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ
تھوڑا	یہ لوگ	واسطے انکے ہے	ثواب ان کا	نزدیک	ان کے رب کے	بے شک	اللہ	جلد لینے والا ہے

نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جن کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں (تیار) ہے۔ اور اللہ جلد حساب

الْحِسَابِ (۱۹۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا

الْحِسَابِ	يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوْا	وَصَابِرُوْا
حساب کا	اے لوگو جو	ایمان لائے ہو	صبر کرو	اور تھام رکھو ایک دوسرے کو

لینے والا ہے (۱۹۹) اے اہل ایمان (کفار کے مقابلے میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں

وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۲۰۰) ع

وَرَابِطُوْا	وَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ
اور لگے رہو	اور ڈرو	اللہ سے	تاکہ تم	چھٹکارا پاؤ

پر) جمے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو (۲۰۰)

سبق کا خلاصہ: آج کا سبق بہت اہم ہے۔ اس پر سورت کا اختتام ہو رہا ہے۔

آج کے سبق کا پہلا موضوع مسلمان پر آزمائش آکر رہے گی۔ یہ بتا دیا گیا کہ ہم اللہ کا بننے کا ارادہ کریں گے تو ہم آزمائے جائینگے۔ لوگ ہمیں تنگ کرینگے۔ اس لئے ثابت قدمی سے دین پر جمے رہیں۔

پھر خود پسندی اور خود نمائشی پر بات کی گئی ہے۔ بظاہر تو یہود کے بارے میں آیات ہیں۔ لیکن پیغام ہم سب کے لئے ہے کہ جب کوئی فلاحی کام کریں یا کسی غریب کی مدد کریں تو خود پسندی اور خود نمائی سے بچیں۔ نیّت کو دُرست رکھیں۔

اگلا موضوع یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم گھرانے میں پیدا ہوا اور اُس کی فطرت سلیم ہو تو وہ بھی اللہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ ذِکر اور فکر پر غور کرینگے۔

ہم دیکھیں گے سائنس تک پہنچنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ خالق تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟ کیا ہم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جائیں؟

مقصدِ حیات کو کیسے پا سکتے ہیں؟ فکر سے پہلے سے ذِکر کر لیا جائے تو انسان بھٹکتا نہیں۔

مرد و عورت کے اعمال کا ثواب ایک جتنا ہے۔ ہجرت کرنے کی فضیلت پر بات ہو گی۔

آج اُمّتِ مسلمہ چار کام کر کے اپنے مسائل پر قابو پا سکتی ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں ان آیات کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لَتُبۡلَوُنَّ فِىۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا ‌ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾

(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی۔ اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔ اور تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

یعنی اے مسلمانو تم ضرور آزمائے جاؤ گے۔ یہی موضوع سورہ البقرہ کی آیت نمبر 155 میں بھی آیا تھا۔

اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو (۱۵۵)

لَتُبۡلَوُنَّ: یعنی ضرور آزمائے جاؤ گے، شدّت کے لئے آیا ہے۔ ل تاکید کا ہے۔ ن پر شدّ تاکید، یعنی ضرور بالضرور۔ کان کھول کر سن لو۔ یہ ایمان کا راستہ ہے۔

ایسا نہیں ہو سکتا کہ آسانی سے چلتے ہوئے جنّت میں پہنچ جاؤ۔ تم پر تکلیفیں آئینگی۔

سورۃ آلبقرہ آیت 214 میں بھی آیا تھا۔

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی۔ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے (۲۱۴)

پھر اب کیا ہو گا؟

" اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے۔"

اللہ کے راستے پر آئینگے تو لوگوں کی باتیں سنو گے۔ یہاں آیت کو دیکھیں تو یہود و نصاریٰ کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ قران سے جُڑتے ہیں تو ایمان بہت بڑھتا ہے۔ قرآن آپ کو حوصلہ دیتا ہے اور تھام لیتا ہے۔

سورۃ آلِ عمران کے شروع میں بھی فرمایا گیا تھا کہ یہود و نصاریٰ روڑے اٹکاتے ہیں۔

جب بھی تم اللہ کے بنو گے تو لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ سے لے کر مجھے اور آپ کو لوگ ضرور ستائیں گے۔ ذاتی زندگی پر کوئی نہ بھی بات کرے لیکن دین کا کام کرتے دیکھ کر لوگ ضرور باتیں سُناتے ہیں۔

اپنی زندگی پر غور کریں اگر آپ بہترین دوست تھیں۔ خاندان کی لاڈلی تھیں لیکن جو نہی آپ اللہ کے راستے پر آتی ہیں لوگ ضرور باتیں سناتے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ کو مشرکین صادق اور امین کہتے تھے جو نہی انہوں نے اللہ کا نام لیا لوگ اُن کے دشمن بن گئے۔ ہمیں ایسے تو نہیں کہتے لیکن تنگ ضرور کرینگے۔ اللہ پہلے بندوں سے آزماتا ہے۔ باقی مشکلات شائد بعد میں آئیں یا نہیں۔

اس میں بھی ہماری اپنی غلطی ہوتی ہے۔ ہم نے بہت سارے اللہ کے حقوق بندوں کو دیئے ہوتے ہیں۔ ہم بندوں سے ڈرتے ہیں۔ بندوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جب ہم وہ سب چھوڑ کر اللہ سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ تو بندے ناراض ہونے لگتے ہیں۔ دیکھیں خوف اور ڈر بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ہے جن بھوت کا خوف، سانپ بچھو سے ڈر۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ یہ طبعی خوف ہے۔ قابلِ ملامت نہیں ہے۔

لیکن کچھ لوگ پیر سے ڈرتے ہیں۔ بتوں سے ڈرتے ہیں۔ قبر والے سے ڈرتے ہیں۔ جو جائز نہیں ہے۔

ایک ہے کچھ لوگ خواہ مخواہ لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ فلاں یہ نہ کہہ دے وہ نہ کہہ دے۔ ایسے لوگ روز جیتے اور مرتے ہیں۔ ہر وقت فکر مند رہتے ہیں۔ ان کی زندگی سے چین اور سکون ختم ہو جاتا ہے۔

جتنا آپ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ آپ کو لوگوں کا ڈر نہیں رہتا۔ آپ دلیل دینے لگتے ہیں۔

لوگوں کو یہ بات اچھی نہیں لگتی وہ آپ کو باتیں سنانے لگتے ہیں۔ مثال عمرؓ کی بہن نے اپنے بھائی کو جواب دے دیا۔ اُن کو قرآن چھونے کی اجازت نہیں دی۔

آج لوگ دنیاوی پڑھی لکھی عورت کے بارے میں بھی یہی بات کہتے ہیں کہ یہ باتیں سناتی ہے۔ خود آگے بڑھ کر ذمّہ داری لیتی ہے اور کسی کی دستِ نگر نہیں رہتی۔ اگر دنیا کی تعلیم اتنی جرات دے سکتی ہے تو قرآن کا علم اور اللہ کا ڈر تو بہادر بنا دیتا ہے۔ بعض اوقات عورت کو اُن باتوں کی بھی اجازت لینی پڑتی ہے جو اُس کا شرعی حق ہے۔

اُصول: جب ہم بندوں کی خدائی سے نکل کر اللہ کے بندے بن جاتے ہیں تو لوگ ہمیں ڈراتے ہیں۔

پھر ہماری آزمائش ہوتی ہے۔ ہمارے مال ہمارے لئے آزمائش ایسے کہ اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں تو ہماری توجہ بٹ گئی۔ پہلے فوکس دنیا تھی۔ اب کمائی اور مال کی فکر نہیں رہی۔ حرام اور حلال کے لئے انسان کو

فکر پڑ جاتی ہے۔ کمائی پر نظر جاتی ہے۔ حلال حرام کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ مال کی قربانی سب سے چھوٹی قربانی ہے۔ شیطان بڑی کر کے دکھاتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ حساب لینا شروع کرے گا۔

(لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامة من عند ربه حتی یسأل عن خمس عن عمره فیما أفناه وعن شبابه فیما أبلاه وعن ماله من أین اکتسبه وفیما أنفقه وماذا عمل فیما علم)

"قیامت کے دن پانچ چیزوں کے بارے میں سوال سے پہلے کسی بندے کے قدم اپنے رب کے پاس سے ٹل نہیں سکیں گے۔ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں کھپایا۔ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں گذارا۔ اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کہاں تک عمل کیا؟

دیندار کے پاس مال ہو بھی تو وہ نمود و نمائش نہیں کرتا۔

جان کی آزمائش: خواہشات کو دبانا پڑے گا۔ نیند کی قربانی۔ بعض اوقات وقت بے وقت کھانا کھاؤ گے۔ اپنی پوجا سے نکلنا پڑے گا۔ اللہ کی بندگی کرنی ہوگی۔

پھر گھر والے آزمائش بن جاتے ہیں۔ گھر والے باتیں سُناتے ہیں۔ آخرت کی کامیابی کا یقین نہ ہو تو انسان گھبرا جاتا ہے۔ زبان چھوٹی دل بڑا رکھنا ہے۔

ایسے وقت میں دلیل نہ دے۔ خاموش ہو جائیں۔ چپ کر جائیں۔ آنسو بہا دیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ گھر والوں سے جھگڑا نہ کریں۔

پھر کتاب والی آزمائش: کتاب والے میں یہود و نصاریٰ بھی اور پہلے سے دین کا کام کرنے والے بھی۔

لوگ حسد کرنے لگتے ہیں۔پہلے سے دین پر کام کرنے والے اپنی اجارہ داری رکھنا چاہتے ہیں۔ اصل دین کا کام کرنے والا خوش ہوتا ہے کہ میرے ساتھ مل کر کوئی کام کرے گا۔ یا چلیں جو مجھ سے نہ ہو سکا میرا یہ دینی بھائی یا بہن وہ کام کرے گا جو میرے بس میں نہیں تھا۔

سچّا مخلص دیندار تو خوش ہوتا ہے کہ اللہ کا دین مزید پھیل رہا ہے۔ ہم زیادہ ہو گئے ہیں۔

جو صرف اوپر اوپر سے دین کا کام کر رہے ہیں۔ وہ باتیں سناتے ہیں۔ مسلمان دوسرے مسلمان پر الزام لگائے تو سوچیں ہمیں کتنا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح فرقے بنتے ہیں۔ ہم آج تک مضبوط قوم نہیں بن سکے۔ لوگ پھر گروپ بنانے لگتے ہیں۔

یہاں عبداللہ بن ابی کا بھی ذِکر ہے اُس کے ہم خیال لوگ بھی اسی میں شامل ہیں۔

ایک واقعہ ہے کہ عبداللہ بن ابی جو مدینہ کا سردار بننے والا تھا کہ اللہ کے نبیؐ مدینہ پہنچ گئے۔ وہ بدر کی فتح دیکھ کر اوپر سے مسلمان ہو گیا۔ ایک شام اللہ کے نبیؐ ایک صحابیؓ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے کہ عبداللہ بن ابی راستے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ اللہ کے نبیؐ بھی رُک گئے اور کچھ بات کی۔ عبداللہ بن ابی نے بدتمیزی سے کہا کہ آپؐ وہیں چل کر بیٹھیں جہاں لوگ آپؐ کی باتیں سنتے ہیں۔ عبداللہ بن رواحہؓ بھی وہیں بیٹھے تھے۔ انہیں یہ بات بُری لگی۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی کو جواب دینا شروع کر دیئے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہ کہو۔ عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا کہ اللہ کے نبیؐ آپؐ کی باتیں بہت خوبصورت ہیں اور اس سے یہ برداشت نہیں ہو پا رہا۔ عبداللہ بن رواحہؓ مسلمان ہو گئے۔

مشرکین نے کتنی باتیں کیں۔؟اللہ کے نبیؐ کو کیسے تنگ کیا؟ سگے چچا باتیں کرتا تھا اور آپؐ کو مجنوں اور دیوانہ کہتا تھا۔

تو ہمیں بھی باتیں تو سُننی پڑینگی۔ آپ صرف کام کرتے رہیں۔اپنے کام پر فوکس رکھیں۔خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کے راستے میں باتیں سُننی پڑیں۔

صرف باتیں سن کر اگر جنّت مل گئ تو کیا یہ مہنگا سودا ہے؟

اللہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی باتیں کرے تو اُسے وہیں چھوڑ دیں۔تو پھر ہمارے لئے اس کا حل یہی ہے؛

اور تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

صبر کریں اور تقویٰ کریں۔بات کم کریں اور مکمل کریں۔اپنے غصے پر قابو کر لیں۔چپ رہیں۔

عورت بنیادی طور پر کمزور اور جذباتی ہے۔خاموشی بہترین علاج ہے۔

کام نہ چھوڑیں۔ آپ جمے رہیں۔ تقویٰ پر جمے رہیں۔ گھبرا کر راستے سے نہ ہٹیں۔ کبھی آپ بہت نیک کام کریں گے۔ کبھی آپ کچھ سُست ہو جائینگی۔جب قرآن پڑھ کر جائیں تو گھر والوں کے ساتھ خوش رہیں۔گھر والوں پر ظاہر کریں کہ قرآن آپ کو اچھی ماں اور اچھی بیوی بناتا ہے۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ سورۃ المزمل

اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریقے سے ان سے کنارہ کش رہو

یعنی اچھے طریقے سے بات ٹال دو۔وہ بات نہ چھیڑو جس سے جھگڑا ہو گا۔ایسے موضوع پر بات نہ کریں۔حکمت سے بات کریں۔

سورۃ الحجر میں اللہ فرماتا ہے؛ ہم خوب جانتے ہیں نبیؐ جو آپ کا دِل کٹتا ہے۔ جو یہ باتیں آپ کو کہتے ہیں۔

اپنے لئے دعائیں کریں۔ اللہ ضرور مدد کرے گا۔ انشاء اللہ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

﴿۸﴾ اے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر دیجیو اور ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔